تعارف وتبصرہ

علامہ سید سلیمان ندویؒ: شخصیت اور ادبی خدمات از ڈاکٹر محمد نعیم ندوی

مکتبۂ فردوس، مکارم نگر، لکھنؤ - ۱۴۰۵ھ، ۱۹۸۵ء، صفحات ۴۴۸، قیمت: چالیس روپئے

علامہ سید سلیمان ندویؒ کی جامع علوم و فنون شخصیت بے نظیر ہی نہیں بلکہ نادرۂ روزگار تھی، دین و سیاست، علم و فن، تہذیب و تاریخ، تحقیق و تنقید، زبان و ادب کون سی محفل تھی جو ان کی رحلت (۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء) سے سوگوار نہ ہوئی ہو، اور آج ان کی وفات پر تینتیس (۳۳) سال گزرنے کے بعد بھی ان وادیوں کے سیاحوں کو ان کی یاد نہ تڑپاتی ہو۔ لیکن یہ ایک بہت بڑا سانحہ ہے کہ ان کے کمالات کو یکجا اجاگر کرنے اور ان کا تحقیقی جائزہ لینے کی ابھی تک سنجیدہ کوشش نہیں ہوئی، نظر اپنی اپنی، پسند اپنی اپنی کے مصداق کسی نے اپنی ذاتی دلچسپی کے مطابق ان کے ایک پہلو کو نمایاں کیا، تو کسی نے دوسرے کو لیکن ابھی ان پر کام ہی کیا ہوا ہے؟ اور جو کچھ ہوا ہے اس سے ان کا کتنا حق ادا ہوا ہے؟ یہ خود ایک سوال ہے؟

زیرِ تبصرہ کتاب بھی ان کی صرف اردو زبان میں "ادبی خدمات" کے لیے وقف ہے، جو آٹھ ابواب میں تقسیم ہوئی ہے: باب اول میں ان کے زمانہ کے سیاسی، سماجی اور تہذیبی عناصر زیر بحث آئے ہیں، باب دوم اختصار کے ساتھ ان کی سوانح حیات اور شخصیت و کردار کو پیش کرتا ہے، باب سوم میں ان کی ادبی تصنیفات: نقوش سلیمانی، خیام، حیاتِ شبلی اور یادِ رفتگاں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے، باب چہارم فن مکتوب نگاری میں ان کے مقام و مرتبہ کو متعین کرتا ہے، باب پنجم ان کی شاعری کے تنقیدی جائزہ کے لیے وقف ہے، باب ششم ان کی تنقیدی بصیرت کو نمایاں کرتا ہے، باب ہفتم میں ان کی صحافتی خدمات کا تذکرہ ہے، باب ہشتم ان کے اسلوب کے مخصوص رنگ و آہنگ کو مؤثر انداز میں نمایاں کرتا ہے اور صرف آخر میں خلاصۂ بحث پیش کرتے ہوئے کتابیات پر یہ کتاب بحسن و خوبی تمام ہوئی ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب اس اعتبار سے "سلیمانیات" کے باب میں ایک بیش بہا اضافہ ہے کہ سید صاحبؒ کی عالمانہ فاضلانہ محققانہ شخصیت کے جاہ و جلال کے سامنے گویا ان کے ادیبانہ امتیاز پر جو ایک پردہ سا پڑ گیا تھا، وہ فاضل مؤلف کی سعی مشکور سے ہٹ گیا، اور وہ اس ادبی مطالعہ کے